انسانی ترقی کا غذائی تحفظ میں مثبت کردار: اسلامی نظریہ اقتصاد کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ

The Positive Role of Human Development in Food Security: An Analytical Study in perspective of Islamic Economics

DOI: 10.5281/zenodo.8021463

** Zawran Ullah*

*** Dr. Fakhruddin*

Abstrict:

Man is an important, valuable essence in Islamic Shari'ah, due to which Allah Almighty created the universe, for this, Allah Almighty made the entire universe his caliph on earth. For the sake of human guidance, send down the heavenly books by sending the prophets which includes all the rules and regulations that enable a person to live a moderate and happy life and make him successful in this world and the hereafter and this is the primary goal of human development. The concept of human development in Islam is very broad. Islamic law does not consider human development to be limited to material but also includes the spiritual aspect, which is because human development is linked to beliefs in Islam. It is the bearer of honor and respect for all humanity without discrimination, in which there is universality. There is no difference of region, gender and race in it, but it consists of comprehensive development between time and place and generations

***Keywords**: Human Development. Food Security. Economics. Islamic Economics*

انسان شریعت اسلامی میں ایک اہم قیمتی جوہر ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کائنات کو وجود بخشا، اس کے لئے ساری کائنات کو مسخر کر کے اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا۔ انسانی ہدایت کی خاطر انبیاء کرام بھیج کر آسمانی کتابیں بھی نازل فرمائیں، جس میں وہ تمام احکام و فرامین شامل ہیں جو انسان کو ایک معتدل اور خوشگوار زندگی گزارنے کے قابل بنا کر دنیا وآخرت میں کامیاب بناتا ہے اور یہی انسانی ترقی کا اولین مقصد ہے۔

انسانی ترقی کا مفہوم:

انسانی ترقی کی اصطلاح موجودہ مادی ترقیاتی دور کی پیداوار ہے۔ یہ اصطلاح دو الفاظ سے مل کر بنی ہے یعنی انسان اور ترقی۔ جس میں ترقی کی نسبت انسان کی طرف کی گئی ہے۔ لفظ انسان تو واضح ہے البتہ ترقی کی قدرے تفصیل بیان کی جاتی ہے:

** Ph.d scholar, Islamic Studies, Department of Islamic Studies and Research, University of Science and Technology, Bannu, Zawranullah2078@gmail.com*

*** Leturer Islamic Studies, Department of Islamic Studies and Research, University of Science and Technology, Bannu*

ترقی کی لغوی تحقیق: ترقی کے لئے عربی زبان میں "تنمية" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ لفظ "نمو" سے ہے۔ جو نمِیَ نَمیًا وَنِمَاء سے ہے جس کے معنی زیادہ ہونا اور کثرت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ نمیتُه کہا جاتا ہے یعنی میں نے اسے اٹھایا، اصلاح کے لئے اور خیر کی طلب کے لئے۔ اسی طرح کہا جاتا ہے کہ نميت النار، یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب آگ پر بھڑکانے کے لئے سوکھی لکڑیاں ڈالی جاتی ہیں۔ اسی طرح نمی الانسان بولا جاتا ہے بمعنی موٹا اور فربہ ہونا۔[1]

انسانی ترقی کی اصطلاحی تحقیق:

انسانی ترقی کے لئے عربی میں التنمية البشرية کی اصطلاح مقرر کی گئی ہے۔ جس کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

اتخاذ الوسائل التي تجعل من الإنسان يحيا حياة طويلة سعيدة خالية من العلل باكتساب المعرفة والحصول على الموارد اللازمة لتحقيق مستوى حياة كريمة تستوعب التمتع بالحريات السياسية والاقتصادية والاجتماعية واحترام حقوق الإنسان.[2]

ترجمہ: انسانی ترقی کا مفہوم یہ ہے کہ معرفت اور علم کی بنا پر ان وسائل کو اختیار کیا جائے جو ایک معزز زندگی کے لئے لازمی ہوں تا کہ وہ (انسان) طویل مدت تک بغیر کسی تکلیف کے خوشحال زندگی گزار سکے اور اسے دستیاب وسائل کے مطابق سیاسی ، اقتصادی، اجتماعی اور دیگر انسانی حقوق حاصل ہوں۔

انسانی زندگی کو خوشحال اور خوشگوار بنانے والے وسائل میں سے ایک وسیلہ غذائی تحفظ بھی ہے جن کا صحیح استعمال خود انسان کی ذات پر منحصر کہ وہ کس حد تک اس سے مستفید ہوتا ہے۔ جہاں تک انسانی ترقی کے اہداف کا مسلہ ہے جو بنیادی ضروریات کی فراہمی سے منسلک ہے، تو اسلامی شریعت کے مطابق ایک انسان کے لئے ان کا حصول لازمی ہے۔ غذا، مکان، دوا اور تعلیم وغیرہ وہ اشیاء ہیں جو اس زمرے میں آتے ہیں۔

انسانی ترقی کے عوامل:

(1) **تحصیل علم:** اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی نزول کی ابتداء "اِقراء" سے فرمایا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کو علم اور تعلم کی دعوت دی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اہل علم کی فضیلت، بے علم پر ثابت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ"[3]

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے کیا برابر ہیں؟ بے شک اس میں عقل والوں کے لئے نصیحت ہے۔

یعنی اہل علم اور جہلاء برابر نہیں ہو سکتے، اللہ تعالیٰ نے اہل علم کو بلند درجہ عطا فرمایا ہے، اسی علم کی بدولت انہوں نے ایمان کی روشنی دیکھی اور ایمان قبول کیا اور عبادت میں لگے رہے اور جو لوگ جاہل ہیں وہ اللہ کی توحید کو نہیں جانتے، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ نہ جہل علم کے برابر ہو سکتے ہیں نہ جاہل عالم کے برابر اور نہ ان کو رتبہ برابر ہو سکتا ہے۔ جب قیامت کے دن یہ لوگ اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے تو اصحاب ایمان اہل علم جنت میں اور اہل کفر دوزخ میں بھیجے جائیں گے۔[4]

علم کی فضیلت اس بات سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ حضور ﷺ نے مشورہ کے بعد مشرکین کے وہ قیدی جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے کو اس شرط پر رہا کیا کہ وہ دس دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سیکھائیں۔[5]

اسی طرح ایک دفعہ عباد بن شرحبیل کہتے ہیں کہ میں ایک دن بھوکا تھا اور مدینہ میں آکر ایک باغ میں داخل ہوا اور کھجور کا ایک خوشہ توڑ کر کھاتا رہا اور اسے ایک کپڑے میں رکھ لیا، اسی لمحے باغ کا مالک آیا اور مجھے مارنے لگا اور وہ کپڑا بھی لے لیا، تو میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور سارا قصہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:

" مَا عَلِمْتَهُ إِذَا كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطْعَمْتَهُ إِذَا كَانَ سَاغِبًا أَوْ جَائِعًا"[6]

ترجمہ: کیا آپ اسے نہیں جانتے کہ یہ جاہل ہے اور نہ آپ نے اسے کچھ کھلایا جب یہ بھوکا پیاسا ہے۔

وہ کہتے ہیں اس نے مجھے کپڑا بھی واپس کیا اور مجھے نصف یا ایک وسق کھجور کا دینے حکم بھی دیا۔

قربان جائیں ایسے مہربان معلم پر کہ کس شفقت سے تعلیم کی ضرورت اور اہمیت بیان کی اور طالبعلم کا لحاظ رکھنے کی تاکید بھی کی جو انسانی ترقی کی بنیاد ہے۔ انسان اس دنیا میں بغیر علم کے آتا ہے، جیسے قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ"[7]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ماں کی پیٹ سے پیدا کیا تو تمہیں کچھ بھی علم نہیں تھا اور تم کو (سننے کو) کان اور (دیکھنے کو) آنکھ اور (سمجھنے کو) دل دیا تاکہ تم شکر ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے جو حواس عطا کئے ہیں اور یہ علم کے حصول کے ذرائع اور معرفت کے آلات ہیں جس کی وجہ سے انسان تکوینی قوانین اور ارتقاء کے راستے معلوم کر سکتا ہے، یہ ارتقاء کئی لحاظ سے ہو سکتی ہے:

(1) ترقی اور آگے بڑھنے کے لئے ضروری نت نئے علوم کا حصول اور انکشافات پر قدرت حاصل ہوتی ہے۔

(2) مختلف مہارتیں اور جدید فنون پر قدرت حاصل ہوتی ہے جو انسانی ترقی میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

(3) علم کے ذریعے انسان جدید آلات کے استعمال پر قدرت حاصل کرتا ہے جو تدریجی ترقی یا تبدیلی کا ثمرہ ہے کسی بھی صنعت کی پیداوار بڑھا کر اس کی ترقی کا زینہ بنتا ہے۔

(4) علم ہی کے ذریعے انسان اجتماعی زندگی کے آداب اور اچھے اخلاق، طور طریقے اور سلیقہ سیکھتا ہے۔

(2) علم آگے بڑھنے اور ترقی کے لئے تدریجی میں بنیاد فراہم کرتا ہے۔

علم کے ذریعے انسان سیکھتا ہے جو جو انسانی حاجات وضروریات کو ترتیب دے کر انہیں پورا کرنے میں معاونت کرتا ہے۔ انسانی ترقی کے لئے علم کی ضرورت کا اندازہ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے:

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ[8]

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ اپنے حجرہ سے نکل کر مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں دو حلقے لگے ہوئے تھے، ان میں سے ایکقرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے اور اللہ سے دعا مانگ رہے تھے جبکہ دوسرا گروہ تعلیم و تعلم کر رہے تھے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"كُلٌّ عَلَى خَيْرٍ، هَؤُلَاءِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيَدْعُونَ اللَّهَ، فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ، وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ، وَهَؤُلَاءِ يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا،فَجَلَسَ مَعَهُمْ"(9)

ترجمہ: یہ سب خیر کے کام پر لگے ہوئے ہیں یہ گروہ قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ سے مانگ رہے ہیں اگر اس چاہاتو ان کو عطا فرمائے گا اور اگر چاہئے تو ان سے روکے گا اور یہ سیکھنے سیکھانے کا عمل کر رہے ہیں، مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے اور یہ فرما کر ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔

اس فضیلت کے ساتھ ساتھ شریعت اسلام نے سوائے سحر (جادو) کے کسی اور علم کے حصول سے منع نہیں فرمایاہے، یہ علوم چار قسم کے ہیں، (1) واجب، (2) مستحب، (3) مکروہ، (4) مباح۔

وہ علوم جو واجب ہیں، ان کی دو اقسام ہیں، فرض عین اور فرض کفایہ، فرض عین علوم میں عقائد، انسان کی انفرادی و اجتماعی فائدے کے لئے ضروری علوم جیسے طب حساب، اقتصاد وغیرہ۔ جن علوم کا درجہ فرج کفایہ جیسا ہے یعنی اگر ایک گروہ اس کو ادا کر لے تو سب کا ذمہ اتر جاتا ہے اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہو جاتے ہیں، ایسا علم ایک گروہ پر فرض ہے جو دوسروں کا سکھائے گا اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب اور نہ کرنے سے منع کریں گے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَا بَالُ أَقْوَامٍ لَا يُفَقِّهُونَ جِيرَانَهُمْ، وَلَا يُعَلِّمُونَهُمْ، وَلَا يَعِظُونَهُمْ، وَلَا يَأْمُرُونَهُمْ، وَلَا يَنْهَوْنَهُمْ. وَمَا بَالُ أَقْوَامٍ لَا يَتَعَلَّمُونَ مِنْ جِيرَانِهِمْ، وَلَا يَتَفَقَّهُونَ، وَلَا يَتَّعِظُونَ. وَاللَّهُ لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ جِيرَانَهُمْ، وَيُفَقِّهُونَهُمْ وَيَعِظُونَهُمْ، وَيَأْمُرُونَهُمْ، وَيَنْهَوْنَهُمْ، وَلْيَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيرَانِهِمْ، وَيَتَفَقَّهُونَ، وَيَتَفَطَّنُونَ، أَوْ لَأُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوبَةَ"(10)

ان قوموں کو کیا ہوا ہے جو اپنے پڑوسیوں کو نہیں سمجھاتے اور ان کو سیکھاتے بھی نہیں، نہ انہیں (نیکی) نصیحت کرتے ہیں اور نہ (بری باتوں سے) منع کرتے ہیں۔ اور ان قوموں کو کیا ہوا ہے جو اپنے پڑوسیوں سے نہ سیکھتے ہیں نہ ان کی وعظ و نصیحت سنتے ہیں۔ خدا کی قسم یا تو اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائے گی، تفقہ سکھائے گی، نصیحت کرے گی، نیکیوں کا حکم کرے گی برائیوں سے روکے گی، اور کوئی قوم اپنے پڑوسیوں سے علم سیکھے گی، فقہ سیکھے گی، عقل و فطانت حاصل کرے گی یا میں اُن پر عذاب نازل کرنے میں جلدی کروں گا۔

مسلمان اس بات کو سمجھ گئے تھے کہ ترقی اور آگے بڑھنے کے لئے علم ضروری ہے اور اس کی طرف انہوں خوب توجہ بھی دی اور اس غرض کے لئے انہوں نے مدارس بنائے اور بیش قیمت کتب لکھیں، مختلف تجربات کر کے بہت سی چیزیں ایجاد کیں جو بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے جدید آلات اور مشینیں بنانے کے لئے بنیاد بنیں، ان لوگوں نے علم عام کرنے میں اپنا کردار ادا کیا تاکہ انسان ترقی کی راہ طے کر کے اپنے لئے غذائی تحفظ کو یقینی بنائے۔

(3) انسانی ترقی میں عملی کام کا کردار: انسانی ترقی میں علم کے کردار پر روشنی ڈالنے کے بعد شریعت اسلامنے عمل پر بھی زور دیا ہے۔ دین اسلام نے عمل پر اتنازور دیا ہے کہ بیسیوں آیات اسی کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، جیسے؛

"فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوافِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوامِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوااللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُون"[(11)]

ترجمہ: اور جب (جمعہ کی) نماز سے فارغ ہو جاؤتو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل یعنی زرق تلاش کرو تا کہ کامیاب ہو جاؤ۔

اس آیت میں انسان کا زمین میں منتشر ہو کر مختلف مواقع تلاش کرنے کو اللہ کو فضل قرار دیا گیاہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ انسان اپنی کوشش (عمل) کرے جس کے بعد اللہ تعالیٰ کی امداد حاصل ہو گی، جس طرح انسان زمین میں ہل چلا کر بیج بو تا ہے پھر اللہ تعالیٰ ہوا اور پانی کا انتظام کر کے اچھی فصل عطا کر تا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

"هُوَالَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًافَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوامِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ"[(12)]

ترجمہ: اللہ وہی ذات ہے جس نے زمین کو رتمہارے لئے مسخر (ذلیل) کیا، تم اس کی پیٹھ پر پھرتے رہو اور اس سے (نکلنے والی)رزق کو کھاؤ اور اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کو انسان کے لئے نرم بنایا تا کہ وہ اس میں کام کرے اور اس کو اس قابل بنائے کہ اس میں کام کر کے اپنے لئے رزق تیار کرے جو ان کی کفایت کر سکے اور غذائی قلت یا قحط سے محفوظ ہوں۔ ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ-فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَمَاأَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ "[(13)]

ترجمہ: اور زمیں میں تمہارارق ہے جس کا تمسے وعدہ کیا گیاہے، اور یہ اسی طرح حق ہے جس طرح تم بول رہے ہو (وہ تمہیں حق نظر آتا ہے)۔

اس آیت میں انسان کو یہ بتایا گیاہے کہ اللہ جو زمین اور آسمان کا مالک ہے، وہ ان دونوں چیزوں (جن کی طرف انسان ہمیشہ اپنے رزق کے لئے متوجہ ہو تاہے، کیونکہ زمین میں بوائی کر کے فصل اگنے اور آسمان کی طرف بارش برسنے کے لئے منتظر رہتاہے) پر قسم کھاتاہے کہ تم لوگ ہمیشہ سے حصول رزق کے متعلق خوف اور شک میں مبتلا ہوتے ہو، میں نے تمہارے لئے اس کا انتظام کرر کھاہے۔ لیکن انسان رزق کی تلاش میں اتنا محو اور سر گردان رہتاہے کہ کسی چیز کو ہوش نہیں رہتا اور اپنے رازق کو بھول جاتا ہے اور اچانک موت ان کو آگھیر لیتی ہے۔ لہٰذا رزق تلاش کرنا بھی سنت ہے لیکن اس میں اتنا مشغول ہونا کہ اپنے رازق کو بھول جاؤ یہ ممنوع ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی رزق تلاش کرنے کا ذکر آیاہے کہ انسان کو سستی چھوڑ کر اپنی ترقی کے لئے ہمیشہ باعمل رہنا چاہیئے تا کہ زمین اور آسمان سے آنے والے رزق کو حاصل کر کے اپنی کفایت اور ترقی حاصل کرے۔ عمل کو شریعت اسلام نے انسان کے

لئے نفع بخش قرار دیا ہے اور ایسی عبادت قرار دی ہے جس سے رب راضی ہوتا ہے اور انسان کے درجات بلند فرماتا ہے، اگرچہ اپنی محنت کا پھل اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتا ہو۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

" إن قامت الساعة وبيد أحدكم فسيلة، فإن استطاع أن لا يقوم حتى يغرسها فليفعل"(14)

ترجمہ: اگر قیامت آجائے اور تمہارے پاس اکھاڑا ہوا پودا ہو، اور تمہارے بس میں ہو کہ اس کو زمین میں لگادو تو ضرور ایسا کرو۔

مذکورہ حدیث اور اس کے علاوہ اور بھی ایسی احادیث علم اور عمل کی اہمیت کو انسانی ترقی وضاحت کے لئے کافی ہیں، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر خلیفہ بنا کر بھیجا۔ یہ زمین طبعی طور پر لوگوں کے احوال وحالات، زمان و مکان کے اعتبار سے مختلف واقع ہوئی ہے لیکن انسان نے اپنے علم و عمل کے ذریعے اس میں اپنے فائدے کے لئے اصلاحات کرکے قابل کاشت بنایا اور فقر، جہالت، امراض وغیرہ پر قابو پانے کی کوشش کی اور یہی بات انسانی ترقی کا زینہ بنی ہے۔

انسانی ترقی کی جہتیں: اسلامی شریعت کے حوالے سے:

(1) انسانی ترقی کا تعلق نہ صرف انسانی کی مادی زندگی کے ساتھ ہے بلکہ روحانی اور اخلاقی پہلوؤں کے ساتھ بھی اس کا گہرا ربط اور تعلق ہے۔ کیونکہ یہ وہی امور ہیں جن کی ترقی کے لئے قرآن وحدیث کی نصوص میں تصریحات موجود ہیں جس کی بنیاد پر ایک ترقی یافتہ اسلامی تہذیب کا وجود قیام پذیر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ مادی حیات کے ساتھ ساتھ اخروی حیات کے سنوارنے کی فکر اسلامی شریعت کے حوالے سے انسانی ترقی کا اولین ہدف ہے۔

(2) **ساری انسانیت کی عزت وتکریم:** انسانی ترقی کا بنیادی مقصد انسان کی عزت اور شرف ہونا چاہئے جس کی طرف اسلامی شریعت نے بغیر کسی رو ورعایت کے روشنی ڈالی ہے۔ نام نہاد ترقی یافتہ تہذیبوں کی طرح نہیں، جس میں انسان کو ایک مشین سمجھ کر اس سے کام لیا جاتا ہے اور عزت وتکریم کا نام ونشان بھی نہیں پایا جاتا۔ اسلام نے سب سے مقدم انسان کی عزت وتکریم کو رکھا ہے اور دنیا کی ہر شئے اس کے مسخر سمجھ کر شرافت میں اضافہ کر ڈالا اس بارے میں ارشاد ربانی ہے:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَاتَفْضِيلًا"(15)

ترجمہ: بے شک ہم نے آدمؑ کی اولاد (انسان) کو عزت والا بنایا ہے اور اس کے لئے خشکی وتری مسخر کیا اور ہم نے اس کو پاک رزق عطا کیا اور اپنی مخلوق میں اسے فضلیت والا بنایا۔

(3) **انسانی ترقی کی اولویت:** اسلام نے انسانی ترقی کا ایک جزء اقتصادی ترقی کو قرار دیا ہے، چنانچہ اقتصادی ترقی کے لئے اسلام نے جن بے مثال ہدایات کو امت کے سامنے پیش کرکے دُنیا کی تمام اشیاء سے جائز فائدہ حاصل کرنے کی اجازت دی، اس سے یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں انسانی ترقی کی کافی گنجائش موجود ہے۔

(4) **اسلام میں انسانی ترقی کی آفاقیت:** اسلام نے انسانی ترقی کو کسی زمان و مکان کی تخصیص اور کسی قوم و ملک کے قید سے آزاد کر کے ایک جامع نظام پیش کرتا ہے جس میں انسانی ترقی کے لئے کافی مواقع میسر آسکتے ہیں۔[16]

(5) **انسانی ترقی میں خواتین کی شمولیت:** اسلام میں ترقی کا تصور صرف مردوں تک محدود نہیں بلکہ اسلامی شریعت عورتوں کی ترقی کا بھی خواہاں ہے کیونکہ اقتصادی ترقی مرد اور عورت دونوں کی شمولیت سے ہی ممکن ہے۔ نصوص میں عورت کی مردوں کے ساتھ مختلف سرگرمیوں میں شمولیت کی مثالیں موجود ہیں۔ مثلا:

حضرت خدیجہؓ کی اسلام کی اشاعت میں حضور ﷺ کے شانہ بشانہ شمولیت، حضرت عائشہ اور حفصہ کی فقہی معاملات میں دلچسپی کے علاوہ زرعی سرگرمیوں میں عورتوں کو ترغیب اس کی مثالیں ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " **بلى فجدي نخلك فإنك عسى أن تصدقي أو تفعلي معروفاً**"[17]

ترجمہ: ہاں، اپنے کھجور میں جو پھل آپ کو ملیں گے، ممکن ہے کہ تم ان میں صدقہ کرو یا کسی کے ساتھ احسان کام کرو۔

(6) **انسانی ترقی اور بچوں کی جسمانی اوراخلاقی تربیت:** بچے بڑے ہو کر قوم و ملت کی تشکیل کرتے ہیں اس لئے اسلام جامعیت کی صفت سے متصف ہونے کے ناطے بچوں کی جسمانی اور اخلاقی تربیت کا درس دیتا ہے۔ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ملاحظہ ہو:

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ[18]

ترجمہ: اور جب تمہارے لڑکے بلوغ تک پہنچ جائیں انہیں بھی اجازت لے کر آنا چاہئے، جس طرح کہ ان سے پہلے لوگ اجازت لے کر آتے ہیں، اللہ اس طرح تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا ہے۔

اسی طرح آپ بچوں کو خاص توجہ دیتے اور تربیت کے طور پر انہیں سلام کرتے ۔ حدیث میں وارد ہے کہ: فلقد كان يلاطفهم ويُسلم عليهم.[19]

ترجمہ: چنانچہ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ شفقت فرماتے اور اُنہیں سلام کرتے۔

اسلام میں انسانی ترقی کے اہداف اس کے بنیادی ضروریات کی فراہمی ہے جس میں غذا، مکان، دوا اور تعلیم وغیرہ شامل ہیں، ان چیزوں کا حصول انسان کے لئے نفل کے درجے میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر یہ ان کا حصول فرض کیا ہے۔

انسانی ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹیں:

انسانی ترقی کی راہ بھی دوسری اشیاء کی طرح ایسی رکاوٹیں ہیں جن کی وجہ سے انسانی دنیا کا بیشتر حصہ اپنی ذلت وپستی، جہل وشقاوت اور فقر و محتاجی کا شکار ہے۔ ایسی موانع اور رکاوٹیں بے شمار ہیں لیکن یہاں چند ایک ذکر کیا جاتا ہے:

جہالت: جس طرح علم کی بنیاد پر ایک معاشرہ ترقی کے منازل طے کرتا ہے اس کے برعکس جہالت کی وجہ سے کوئی بھی معاشرہ پست سے پست تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسلامی شریعت میں بھی علم اور جہالت کو ایک جیسے قرار نہیں دیئے گئے ہیں:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي ٱلَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ،إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا ٱلْأَلْبَابِ۝ (20)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کیا وہ لوگ برابر ہیں جو جاننے والے ہیں اور جو جاننے والے نہیں ہیں، عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

چنانچہ علم ہی کے ذریعے انسان اپنی ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔ جبکہ جہالت کی وجہ سے انسان اپنی معاشرتی ترقی کی راہ سے بے گانہ ہوتا ہے اور پوری زندگی لوگوں کی رحم وکرم پر اپنی زندگی گزارتا ہے۔

سستی اور غفلت: سستی اور غفلت انسانی ترقی میں ایک عظیم رکاوٹ شمار کی جاتی ہے۔ اسلام نے اس کی حوصلہ شکنی کی ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے بے کار لوگوں اور سوال کرنے والوں کی مذمت کی ہے اور فرمایا ہے:

" ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتي يوم القيامة ليس في وجهِهِ مزعة لحم."(21)

ترجمہ: انسان جب لوگوں سے سوال کرتا ہے تو قیامت کے دن اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہو گا۔

غلط سرمایہ کاری اور کمزور منصوبہ بندی: غلط سرمایہ کاری اور کمزور منصوبہ بندی انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ اس سے اقتصادی ترقی کمزور ہو کر لوگوں کی بڑی تعداد بے روزگاری کا شکار ہو جاتی ہے۔ زراعت، صنعت، ٹرانسپورٹ اور خدمات کے شعبے انحطاط سے دوچار ہو کر نتیجتاً افرادی قوت کی مہارتیں ماند پڑ جاتی ہے جو غذائی عدم تحفظ کی شکل میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یہ صورتحال اقوام کے درمیان تنازعات اور فساد کا باعث بنتی ہے۔(22)

اقتصادی معاملات کا مقاصد شرعیہ سے تضاد: اسلامی شریعت اقتصادی معاملات میں ہر اس تعامل کو ناجائز قرار دیتی ہے جو جانبین کے لئے ضرر اور استحصال کا باعث بنے۔ موجودہ مالی نظام میں سودی لین دین اس کی بڑی مثال ہے۔ سود انسانی ازادی کو سلب کرتا ہے جس سے انسانی ترقی کا خاتمہ ہوتا ہے کیونکہ ازادی کے بغیر انسان اپنی مہارتوں میں نکار پیدا نہیں کر سکتا۔ قران کریم نے اس بناء پر دو فریقین کی مثال بیان کی ہے جس میں ایک فریق خسارے، جہل و نقصان کی اور دوسرا فریق ترقی، برکت اور عرفان کی ہے ذکر کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُالرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۝ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ۝ (23)

ترجمہ: جو لوگ کھاتے ہیں سود وہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر جیسا کہ کھڑا ہوتا ہے وہ شخص جسے شیطان لپٹ کر مخبوط بنادے،، یہ اس لئے کہ اُنہوں نے کہا کہ بیع تو سود کی طرح سے ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے، سو جس کے پاس آگئی نصیحت اس کے رب کی طرف سے پھر وہ باز آ گیا تو اس کے لئے وہ ہے جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے، اور جو شخص پھر عود کرے سو یہ لوگ دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ مٹاتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو، اور اللہ دوست نہیں رکھتا کسی کفر والے کو، گناہ کرنے والے کو۔

نتائج:

مندرجہ ذیل نکات میں اسلامی نقطہ نظر سے انسانی ترقی اور غذائی تحفظ کے کردار کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے:

- اسلامی شریعت میں انسانی ترقی مادی، اخلاقی اور روحانی پہلوؤں پر مشتمل ہیں۔ یہ قرآن وسنت سے ماخوذ وہ سرگرمیاں ہیں جو معاشرے کی اقدار اور اس کے اسلامی اہداف کو حاصل کرنے پر مبنی ہیں، اس طرح یہ صرف دنیاوی زندگی تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ بعد میں آنیوالی زندگی یعنی آخرت میں بھی کارآمد ہے۔
- انسانی ترقی کا مقصد شریعت کی تعلیمات کے زیر اثر ساری انسانیت کی عزت وتکریم کرنا ہے۔ اس وقار اور فخر کے مطابق جو خدا اس کے لیے چاہتا ہے، جس نے اس کے تحفظ اور اس کے مفادات کی ضمانت کو یقینی بنایا۔ جہاں تک عریانیت، انحطاط اور استحصال کے کلچر کا تعلق ہے تو یہ انسان کی توہین اور اس کے وقار کو لوٹنے کا ذریعہ ہیں جو مغربی تہذیب کی خصوصیات ہیں۔
- اسلام میں معاشی ترقی وسیع اور جامع انسانی ترقی کے حصے کے طور پر ان اصولوں پر انحصار کرتی ہے جو انسانی ترقی، فکری اور سماجی ترقی سے ہم آہنگ ہیں اور یہ ان وسائل کے بہترین استعمال کا نام ہے جنہیں اللہ تعالی نے تخلیق کئے ہیں۔ مزید یہ کہ، پیداواری ترقی میں خلافت ونیابت کا عنصر شامل ہے جس سے ساری انسانیت بغیر کسی امتیاز کے مستفید ہو اور یہ فکر انسان کی فلاح وبہبود سے منسلک ہو۔
- اسلام میں انسانی ترقی ایک عقیدتی کردار کی حامل ہے کیونکہ یہ قانون سازی کے ذرائع یعنی اسلامی مذہب کے عقائد اور اقدار سے ماخوذ ہے۔ یہ مختلف ترقیاتی پالیسیوں اور طریقہ کار کے ساتھ مسلمانوں کے رد عمل اور تعامل کو یقینی بناتا ہے، کیونکہ وہ ان کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں اور اپنے رب کی رضا اور دنیا اور آخرت میں اپنے درجات کی بلندی چاہتے ہیں۔
- اسلام میں انسانی ترقی افاقی حقیقت پر مبنی ہے، اس میں علاقے، جنس اور نسل کا فرق نہیں، بلکہ یہ زمان ومکان اور نسلوں کے درمیان جامع ترقی پر مشتمل ہے۔
- اسلام انسانی ترقی کے منصوبہ بندی اور اس کی دعوت دینے پر اکتفاء نہیں کرتا، بلکہ اس نے اسکی رکاوٹوں کا ذکر کیا اور ان سے چھٹکارا پانے کا طریقہ واضح کیا اور ان سے مقابلہ کرنے اور انکے آگے تسلیم نہ ہونے کی ترغیب دی ہے، اور یہی اس مقالے کا امر کزی نقطہ ہے۔

حواشی وحوالہ جات

(1) - ابن منظور، محمد بن مكرم، الأفريقي، (م: 711ھ)، " **لسان العرب** "، : مادہ:نمی، 342:15 ، دار صادر، بیروت، 1300ھ-

Abn Manzoor, Muhammad abn Muakrram, Al-afriquei, Lisān al-Arab, 15: 342, Dār ṣādir, Berūt, 1300 ah.

(2) - العاني، أسامة عبد المجيد، الدكتور، **المنظور الإسلامي للتنمية البشرية**، ص: 13، مركز الإمارات للدراسات والبحوث الإستراتيجية ، العدد : 70.

Al-Aānī, Usāmah abd al-Majīd, Al-Manzūr al-Islami li al-Tanmiat al-Bashariah, p: 13, Markaz li al-Dirāt wal-Buhuth al-Isteratijiah, vol: 70.

(3) - القرآن، الزمر: 09- Al-Qurān, al-Zumar, 09.

(4)- **محمد عاشق الٰہی، مولانا، انوار البیان**، 5:363، دار الاشاعت، کراچی۔

Muhammad ashique Elāhī, Maulāna, Anwār al-Bayān, 5: 363, Dār al-Ishāat, Karachi.

(5)- ابن القيم، محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد، شمس الدین، الجوزیة(م:751ھ)، **زاد المعاد فی ھدی خیر العباد**، 5:60، مؤسسة الرسالة، بيروت 1415ھ۔

Abn al-Qayyim, Muhammad abn abi Bakr, al-Juziah, ***Zād al-Maād fi hadei khair al-Ibād,*** 5:60, Muassasah, al-Risāala, Berūt 1415 ah.

(6) - الحاكم، محمد بن عبد الله النيسابوري ، أبو عبد الله (م: 405هـ)، **المستدرك على الصحيحين**، 5: 148، رقم الحديث: 7182، دار الكتب العلمية، بيروت 1411هـ – 1990م.

Al-Hakim, Muhammad abn Abdllah, al-Nishpūrī, Al-Mustadrak ala al-Ṣahihain, 5:148, Dar al-Kutub al-Ilmiah, Berūt 1411 ah.

(7)- القرآن، النحل: 178- Al-Qurān, al-Nahal: 178.

(8) - ابن ماجة، أبو عبد الله، محمد بن يزيد القزويني، (م: 273هـ)، **سنن ابن ماجه**، 1: 81، رقم الحديث :224، دار إحياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابي الحلبي-

Abne Majah, abu Abdullah, Muhammad abn Yazīd al-Qazvīnī, Sunan abn Majah, 1: 18, Dar Ihya al-Kutub al-arabiah, Faisal Eīsa al-Babī al-Halbī.

(9) - ايضاً، رقم الحديث: 229- Ibid, 229.

(10) - الهيثمي الحارث بن أبي أسامة، نور الدين، الحافظ (م: 282هـ)، **مجمع الزوائد**، 1: 164، باب : تعليم من لا يعلم، مركز خد مة السنة والسيرة النبوية، المدينة المنورة، 1413هـ – 1993م-

Al-Haithamī, al-Harith abn abi Usāmah, Majmá al-Zawaed, 1: 164, Markaz khidmat al-Sunnat wa al-sīrat al-Nabaviah, Madīnah, 1413 ah.

(11) - القرآن، الجمعة: 10- Al-Qurān, al-Jumuá: 10.

(12) - القرآن، الملک: 15- Al-Qurān, al-Mulk: 15.

(13) - القرآن، الذاریات: 22، 23- Al-Qurān, al-Zāriāt: 22, 23.

(14)- الإمام أحمد، أحمد بن حنبل (م 241هـ)، **مسند أحمد**، 3: 19، رقم الحديث: 13004، مؤسسة قرطبة، مصر-

Al-Imām Ahmad abn Hanbal, Musnad Ahmad, 3: 19, Muassasat Qurtabah, Egypt.

(15) - القرآن، الاسراء: 70- Al-Qurān, al-Isrā: 70.

(16)- الباجلانی، ایوب محمد جاسم، **تحقيق الأمن الغذائي في منظور الاقتصاد الإسلامي**، ص339-

Al-Bajlanī, Ayyūb Muhammad Jasim, Tahqīq al-Amn al-Ghizaiē fi Manzūr al-Iqteṣād al-Islāmī, p: 339'

(17) .القشيري، مسلم بن الحجاج، أبو الحسن، النيسابوري، (م: 261هـ)، **صحيح مسلم**، 2: 1121، رقم الحديث: 1483، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

Al-Qushairī, Muslim abn al-Hajjaj, al-Nisbūrī, Ṣahīh Muslim, 2: 1121, Dar Ihyā al-Turath al-Arabī, Berūt.

(18) - القرآن، النور:59- Al-Qurān, al-Noor: 59.

(19) ـالبخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي، أبو عبد الله (م: 256هـ)، **صحيح البخاري** ، 5: 2306، رقم الحديث: 5893، دار ابن كثير، اليمامة، بيروت1407هـ، 1987م.

Al-Bukharī, Muhammad abn Ismaēl, Ṣahīh Bukharī, 5: 2306, Dar abn Kathīr, al-yamamah, Berūt.

(20) ـالقران، الزمر:09 Al-Qurān, al-Zumar, 09.

(21) ـ البخاري، محمد إسماعيل الجعفي، أبو عبد الله (م: 256هـ)، **صحيح البخاري**، 2: 536، رقم الحديث: 1405-

Al-Bukharī, Muhammad abn Ismaēl, Ṣahīh Bukharī, 2: 236: 1405.

(22) ـعلي، فايز محمد، **قضايا التنمية والتحرر الاقتصادي في العالم الثالث**، ص: 117، دار الطليعة، بيروت 1978م-

Ali, Faēz Muhammad, Qaḍayā al-Tanmiat wa al-Taharrur al-Iqteṣādī fi al-alam al-Thalith, p: 117, Dar al-Taliáh, Berūt 1978.

(23) - القرآن، البقرة:275، 276- Al-Qurān, al-Baqarah, 275, 276.